منّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْنَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾[5]

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ (عزوجل) اوس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴾[6]

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منّت پوری کرتے ہیں اور اوس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حدیث۱: امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو یہ منّت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اوس کی اطاعت کرے یعنی منّت پوری کرے اور جو اوس کی نافرمانی کرنے کی منّت مانے تو اوس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منّت کو پورا نہ کرے۔''[7]

---

1 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج۲، ص٦٤.

2 ......''الدرالمختار''، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٧.

3 ......خرچ۔

4 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيمايكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج۲، ص ٦٢.

5 ......پ۳، البقرة: ۲۷۰.

6 ......پ۲۹، الدهر: ۷.

7 ......''صحيح البخاري''، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر في الطاعة... إلخ، الحديث: ٦٦٩٦، ج٤، ص٣٠٢.

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اوس منّت کو پورا نہ کرے، جواللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہواور نہ اوس کوجس کا بندہ مالک نہیں۔''[1]

حدیث ۳: ابوداود ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں منّت مانی تھی کہ بُوانہ[2] میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوکر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت ہے جس کی پرستش[3] کی جاتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اپنی منّت پوری کراس لیے کہ معصیت[4] کے متعلق جومنّت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منّت جس کا انسان مالک نہیں۔''[5]

حدیث ۴: نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ''منّت دوقسم ہے، جس نے طاعت کی منّت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منّت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔''[6]

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خطبہ فرمارہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابواسرائیل ہے اس نے منّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ''اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔''[7]

حدیث ۶: ابوداود و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''گناہ کی منّت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''[8]

حدیث ۷: ابوداود و ابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

---

1 ......"صحيح مسلم"، كتاب الأيمان، باب لا وفاء لنذر في معصية الله... إلخ، الحديث: ١٦٤١، ص٨٩١.

2 ......ایک جگہ کا نام ہے۔ 3 ......عبادت۔ 4 ......گناہ۔

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب ما يؤمر به من الوفاء بالنذر، الحديث: ٣٣١٣، ج٣، ص٣٢٢.

6 ......"سنن النسائي"، كتاب الأيمان و النذور، باب كفارة النذر، الحديث: ٣٨٥٠، ص٦٢٧.

7 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأيمان و النذور، باب النذر فيما لا يملك... إلخ، الحديث: ٦٧٠٤، ج٤، ص٣٠٣.

8 ...... "جامع الترمذي"، كتاب النذور و الأيمان، باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلّم: ان لا... إلخ، الحديث: ١٥٢٩، ج٣، ص١٧٩.

فرمایا: ''جس نے کوئی منّت مانی اوراوسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھونگا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منّت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔''(1)

حدیث ۸: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اون کی ماں کے ذمہ منّت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہوگیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اوسے پورا کریں۔(2)

حدیث ۹: ابوداود و دارمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضوراقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالٰی آپ کے لیے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اُنھوں نے ارشادفرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' دوبارہ پھر اوس نے وہی سوال کیا، فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' پھر سوال کا اعادہ کیا(3)، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے جواب دیا: ''اب تم جو چاہو کرو۔''(4)

حدیث ۱۰: ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن نے منّت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اوس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشادفرمایا: کہ ''تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔''(5)

حدیث ۱۱: رزین نے محمد بن مُنتشِر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کردوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، اونھوں نے فرمایا: کہ مسروق(6) سے

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر نذراً لا يطيقه، الحديث: ٣٣٢٢، ج٣، ص٣٢٦.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأيمان و النذور، باب من مات وعليه نذر، الحديث: ٦٦٩٨، ج٤، ص٣٠٢.

3 ......یعنی تیسری بار پھر اس نے وہی سوال کیا۔

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر أن يصلي في بيت المقدس، الحديث: ٣٣٠٥، ص٣١٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من رأى عليه كفارة... إلخ، الحديث: ٣٢٩٥، ٣٣٠٣، ص٣١٦ ـ ٣١٩.

6 ......ایک مشہور تابعی بزرگ اور حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے تلمیذ رشید ہیں۔ (تهذيب التهذيب)

پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئیگا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے، ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔[1]

مسائل فقهيّه

چونکہ منّت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اوس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منّت کی شرطیں لکھ دی ہیں اون شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔

مسئلہ ۱: منّت کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آ گیا یا روزگار لگ گیا تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲: منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد[3] اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کرلیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت[4] ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہوگیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جس منّت میں شرط ہو اوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت

1...... "مشكاة المصابيح"، باب في النذور، الفصل الثالث، الحديث: ٣٤٤٥، ج١، ص٦٣١.

2...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٣٧، ٥٤٢.

3...... ارادہ۔ 4...... پرہیزگار، متقی۔

5...... "ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في أحكام النذر، ج٥، ص ٥٤٢.

میں اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہو وہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: منّت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵: منّت مانی اور زبان سے منّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر[3] کے دے۔ یوہیں اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اوتنوں کو کھلائے اور تعداد اوس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس (۱۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار اون کو دے۔ اور فقیر کو کھلانے کی منّت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔[4] (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: یہ منّت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منّت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اوس پر ضرور نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۷: نماز پڑھنے کی منّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منّت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منّت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی منّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منّت مانی تو منّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔[7] (عالمگیری)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص٦٥.
2. ......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، ج ٤، ص٤٩٩.
3. ......صدقۂ فطر کے برابر یعنی نصف صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔
4. ......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، ج٤، ص٤٩٩.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٥، وغيرهما.
5. ......"البحر الرائق"، كتاب الايمان، ج ٤، ص ٥٠٠.
6. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٥.
7. ...... المرجع السابق.

مسئلہ۹: آٹھ رکعت ظہر کی منّت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دوسو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوٰۃ ہے تو دس۱۰ روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: سو۱۰۰ روپے خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوس کے پاس اوس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اوتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب[2] ہے کہ بیچے تو سو روپے ہو جائیں گے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو۱۰۰ نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منّت پوری ہوگئی اور اگر اوسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیے یا اوس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیے منّت پوری ہوگئی یعنی خاص اوسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یوہیں اگر مکہ معظّمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منّت پوری ہو جائیگی۔ یوہیں اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص اونھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اوتنے ہی دوسرے روپے دیدیئے منّت پوری ہوگئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ۱۲: جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منّت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منّت پوری ہوگئی یعنی جس منّت میں شرط نہ ہو اوس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کرسکتا ہے اور جس میں شرط ہے اوس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانیکے ادا کیا تو منّت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص[5] دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۳: اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس۱۰ روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ دس۱۰ روپے کا خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔[7] (درمختار)

1 ...... " الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان،الباب الثانی فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ ، الفصل الثانی ،ج ٢ ،ص٦٥.

2 ...... یعنی سامان وغیرہ۔

3 ...... " الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثانی فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ ، الفصل الثانی ،ج ٢ ،ص٦٥.

4 ...... " الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٤٥ و ج٣، ص٤٨٧ .

5 ...... یعنی فقیروں کو مخصوص کرنا۔

6 ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الأيمان ، مطلب: فی احكام النذر ،ج ٥ ص٥٣٧، ٥٤٠.

7 ...... "الدر المختار"، كتاب الايمان ، ج ٥ ، ص ٥٤٦.

مسئلہ ۱۴: دس۱۰ روپے دس۱۰ مسکین پر خیرات کرنے کی منّت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دس۱۰ مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس۱۰ مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منّت پوری ہوجائیگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اونٹ یا گائے ذبح کر کے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات۷ بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منّت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منّت پوری نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منّت پوری ہوجائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منّت مانی تو منّت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو یہ منّت نہ ہوئی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے[5] یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ[6] یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے[7] جس میں کنبہ[8] اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے[9] باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں

---

1 ......"الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ،الباب الثانی فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ ،الفصل الثانی، ج۲،ص٦٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان،الباب الثانی فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ ،الفصل الثانی، ج۲،ص٦٥.
و"الدر المختار"، کتاب الایمان، ج٥،ص٥٤٣-٥٤٤.

5 ......مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔

6 ......کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

7 ......یعنی رات بھر جاگتے ہیں۔

8 ......خاندان۔

9 ......ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش وروشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلاوا دینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۹: علَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس [1] کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات [2] جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے ایسی منّت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

مسئلہ ۲۰: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات [3] منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات [4] کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منّتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اینچ پینچ [5] سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

مسئلہ ۲۱: منّت یا قسم میں انشاءاللہ کہا تو اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاءاللہ کا لفظ اوس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہوگیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہوگیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاءاللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یوہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہا یہ سب ان شاءاللہ کہہ دینے سے باطل ہوجاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اوس کو بیچنے کا اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال انشاءاللہ خیرات کردینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے، مثلاً نیت کی کہ کل انشاءاللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔ [6] (درمختار)

---

1 ......وہ مجلس جس میں شہداء کربلا کے مصائب وشہادت کا نوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

2 ......یعنی بے ہودہ رسمیں، الٹی سیدھی رسمیں۔

3 ......لغو وناجائز۔

4 ......فضول خیالات۔

5 ......یعنی مکروفریب۔

6 ......"الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الأیمان مطلب: النذر غیر المعلق ...إلخ، ج٥، ص ٥٤٨.